نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۹) مطبوعہ ۲۶ فروری سنہ ۱۸۹۷ع بروز جمعہ جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

جھوٹی حب الوطنی کے بڑے بڑے کھیل اور بڑے بڑے تماشے

سوامی وویکانند

سوامی وویکانند یعنی بابو نریندرو ناتھ دت ہندوستان میں آ براجے۔ مدراسیوں نے اِس بھلے مانس کی آؤبھگت میں کچھ اُٹھا نہ رکھا۔ ویلکم کہنے کو بچھ بچھ گئے۔ ہاتھوں ہاتھ لے لیا۔ یہاں تک کہ ایک اولڈ فیشن راجہ نے سوامی صاحب کو خوب لمبا چوڑا سجدہ کیا اور اپنی کج دشتی اور جہالت کا پورا پورا ثبوت دیا اور اسی پر کفایت نہیں ہوئی بلکہ ہمارے انیسویں صدی کے تعلیم یافتہ اشخاص نے اپنی حماقت اور حیوانیت اور بادبوس نشین ہونے کا عملی ثبوت دیا یعنی سوامی صاحب کی گاڑی کے گھوڑے بن گئے۔ ہم نے بڑی جانفشانی سے اُن کو تعلیم دی تھی اور سمجھتے تھے کہ لکھ پڑھکر یہہ وحشی انسان ہوجائیں گے مگر افسوس کہ یہہ پڑھ پڑھا کر بھی حیوان کے حیوان بنے رہے سو لاکھ کوشش ہم نے کی لیکن یہہ حیوان ہی رہے۔ اور تمام ہندوؤں کے فرقوں اور سماجوں کا کچھ ایسا تیل بگڑا کہ جہاں دیکھو رنگ میں بھنگ موجود۔ سب اِس سفید جھوٹ کو صحیح اور درست کرنے پر متفق ہیں کہ سوامی وویکانند نے یورپ اور امریکہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کو یہہ یقین دلا دیا کہ ہندو مذہب عالمگیر ہونے کی لیاقت رکھتا ہے۔ اور تمام اقوام اور مختلف مزاج والے مردوں اور عورتوں کی حاجات کو رفع کرنے کی قابلیت رکھتا ہے حقیقت یہہ ہے کہ ہندوستان میں مبالغہ آمیز ایڈریس پیش کرنے کا دستور عرصہ سے چلا آتا ہے۔ چند روز تک سوامی صاحب کی تعریف ہوگی اور پھر کوئی اور چھٹے ہوئے صاحب اُٹھیں گے اور امریکہ اور یورپ جا کر ایسی سستی تعریف حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور زیادہ تر تعجب کی بات یہہ ہے کہ سوامی کے مخالف مثلاً ہندو سوشیل ریفارم ایسوایشن وغیرہ بھی ذات پات اور چھوت چھات کو نہیں مانتے وہی راگ گاتے ہیں حالانکہ وویکانند ذات پات کو قائم رکھنا ٹھیک سمجھتا ہے اور اِس سے بھی زیادہ تعجب انگیز بات یہہ ہے کہ تھیوسوفسٹ سوامی صاحب کی تعریف کرتے ہیں۔ مگر سوامی صاحب کا یہہ قول ہے کہ مسنر ایبی بیسنٹ کو ہندو مذہب کا حال ذرہ بھی معلوم نہیں۔ بہتر ہے کہ وہ تھیوسوفیکل سوسائٹی کو چھوڑ دیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر جو مناسب سمجھے وہ سنا دے۔ اِن واقعات پر نظر ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ جھوٹی حب الوطنی نے لوگوں کو اندھا کر دیا ہے۔ لوگوں نے یہہ سمجھا ہے کہ سوامی وویکانند کی تعریف کرنے سے گویا ہمارے ملک کی تعریف ہوتی ہے۔ اگر سوامی ہندو فلاسفی کی تعلیم سے ملک کو فائدہ پہنچاتا اور غریبوں کی مدد کرتا تو اُس کی تعریف کرنا نامناسب نہ تھا لیکن بلا سوچے سمجھے صرف یورپ میں ہو آنے سے لگاتار تعریفیں کرنا حماقت سے خالی نہیں۔ زیادہ تعریف کرنے کا ایک سبب یہہ بھی ہے کہ اُس نے مشنریوں پر بہت کچھ زہر اُگلا ہے اور لکھتا ہے کہ وہ رذیل ہیں اور مجھ پر بڑے الزام لگاتے ہیں۔ اگر ایسا کہنا اُسے اچھا معلوم ہوتا ہے تو ہم اپنے ڈیفنس میں کچھ نہیں کہتے۔ کیونکہ ہندو اخبارات

سلسلے کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲

نور افشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یوانگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

اسسٹنٹ ایڈیٹرز: پادری۔ جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس صاحب۔ پادری۔ ایچ۔ گولکناتھ صاحب
مسٹر ایم۔ ایل۔ پیارے لال صاحب بی۔ اے۔ پادری ج۔ لطف الدین صاحب بی۔ اے۔
پادری۔ پی۔ سی۔ اوپل صاحب

خدا کے تجسم کی ضرورت

"خدا مجسم نہیں ہوتا کہ وہ محدود ہو جاتا ہے" "اُس کو کیا ضرورت ہے کہ مجسم ہووے اور دُکھ اُٹھاوے اور مارا جاوے" "کیا خدا کے مجسم ہونے اور دُکھ سہنے اور مصلوب ہونے کے بغیر گناہ کی معافی نہیں" "کیا خدا گناہ بخش نہیں سکتا" وغیرہ وغیرہ باتیں اور سوالات غیر مسیحیوں کے ساتھ گفتگو اور بحث کرتے وقت مسیحی مبشروں اور مناّدوں نے اکثر سنے ہونگے۔

حقیقت میں یہہ باتیں اور سوالات نہایت عمیق اور غور طلب ہیں اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِن کی نسبت قدرے تحریر کیا جاوے۔

واضح ہو کہ مسیحی لوگ بائبل کو جس میں عہد عتیق اور عہد جدید شامل ہیں خدا کا کلام مانتے ہیں اور بائبل کے سوا اور کسی کتاب کو کلام خدا نہیں سمجھتے۔

بائبل کے اظہار سے ثابت ہے کہ الوہیت واحد ہے مگر الوہیت واحد میں اقانیم ثلاثہ ہیں یعنے باپ اور بیٹا اور روح القدس۔ یہہ خدا مبارک ازلی و ابدی ہے جس کی عبادت اور پرستش آدم سے لیکر زمانہ حال تک تمام سچے انبیاء اور رُسل اور مُقدس لوگ کرتے آئے ہیں اور کہ اِس خدا کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں نہ معبود دیگر جو ہیں سب انسان کی عقل کی ایجاد ہیں۔

یہہ بائبل کا خدا پرسنل (Personal) خدا ہے یعنے نہ وہ ایک سنٹرل (Central) طاقت ہے اور نہ بے حس و حرکت اور نہ بے رنگ و روپ اور نہ بے پرواہ اور نہ بے ارادہ و مرضی جیسا دنیا کے مذاہب اپنے اپنے الہٰوں اور معبودوں کی شان میں منسوب کرتے ہیں مثلاً اکثر سننے میں آتا ہے کہ خدا میں نہ رنگ ہے نہ روپ۔ نہ خواہش ہے نہ اچھیا۔ نہ پرواہ ہے نہ مرضی اور نہ ارادہ اور نہ اُس کو دنیا کے انتظام سے کچھ تعلق ہے کہ جو کچھ کرنا تھا ایک دفعہ کر دیا اور بس جس میں حس و حرکت۔ مرضی و ارادہ۔ اچھیا و پرواہ نہیں اور جس کا نہ رنگ ہے نہ روپ اور جو عالم (Universe) کے انتظام سے بے تعلق ہے وہ خود قدم اور نیست ہے ہست اور وجود نہیں۔

بائبل کا خدا تمام و کمال خوبیوں اور اوصاف کا سرچشمہ ہے۔ اُس کی تمام صفتیں کامل اور بے حد ہیں۔ کامل رحم۔ کامل عدل کامل راستی۔ کامل قدرت۔ کامل قدوسی۔ کامل غیرت۔ غرض ہر صفت میں کامل ہے اُس میں نقص نہیں اور یہہ خوبیاں اور اوصاف اُس کا رنگ و روپ ہے وہ حکیم مطلق اور کامل مرضی اور کامل ارادہ والا خدا ہے۔ تغیر و تبدل کا اُس میں سایہ بھی نہیں ہے اُسکے سارے ارادے اور کام خوب و کامل ہیں اور اُن کا انجام اور علتِ غائی اُس کا جلال ہے بائبل سے ظاہر و ثابت ہے کہ خدا نے انسان کو ذی روح فعل مختار اور نتیجتاً اپنے خیال و فعل و قول کا ذمہ وار اور جواب دہ پیدا کیا۔ انسان اپنی فعل مختاری کے بد استعمال سے حکم عدول ہوا اور خطاکار ٹھہرا اور اپنی خطا کا سزاوار۔

اب ہم غیر مسیحیوں سے باادب سوال کرتے ہیں کہ کیونکر خطاکار انسان قطعی اپنی خطا کی سزا سے بری بلکہ بے نقص ٹھہرایا جاوے اور خدا اپنی تمام صفات میں کامل اور بیحد رہے اور اُس کی کوئی صفت خم نہ کھاوے۔ اِس سوال کا تسلی بخش جواب ہرگز ہرگز نہیں ملتا۔ جو جواب جو پیش کئے جاتے ہیں ذیل میں درج ہیں اور بالکل خاطر خواہ نہیں۔

(۱) محمدیوں کا جواب۔ اعمال حسنہ اور محمد صاحب کی شفاعت۔ یہہ جواب بالکل اطمینان بخش نہیں ہے کیونکہ کامل اعمال حسنہ جو خدا کو پسند ہیں معدوم ہیں کہ خراب درخت کا پھل خراب ہی ہوگا اور بائبل کے علم سے ہم پر بخوبی روشن ہو گیا ہے کہ گناہ کے سبب انسان کا دل بگڑ گیا ہے اور اُس میں سے بُرے خیال بُرے اعمال اور بُرے اقوال برآمد ہوتے ہیں محمد صاحب کی شفاعت ایک فرضی بات ہے کیونکہ نہ کبھی محمد صاحب نے اِس کا دعویٰ کیا اور نہ یہہ قرآن میں کہیں مذکور ہے۔ تاہم بفرضِ محال اگر تسلیم کیا جاوے کہ محمد صاحب نے شفاعت کا دعویٰ کیا اور اُس کا ذکر قرآن میں بھی موجود ہے تو اگر خدا اِس شفاعت و سفارش کو قبول کرے اور خطاکار کو بری اور بینقص ٹھہراوے تو خود ملزم ٹھہرتا ہے کہ اُس کی عدالت صدق و قدوسی پر دھبہ لگتا ہے۔ پھر انسان فقط انسان کیا طاقت رکھتا ہے کہ دوسرے ایک انسان کی بھی شفاعت کرے کیونکہ خود وہ کامل اطاعت اور کامل نیکی کا محتاج ہے اور اگر فرض کیا جاوے کہ محمد صاحب کامل نیک تھے (اور یہہ ایک فقط فرضی اور خیالی بات ہی ہے کیونکہ انجیل میں صادق القول گواہ فرماتا ہے کہ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنے خدا) تو نتیجہ یہہ نکلے گا کہ اُن کی کامل اطاعت و نیکی فقط اُن کے ہی کام آوے گی کیونکہ خدا ہر ایک انسان سے کامل اطاعت اور کامل نیکی کا طالب ہے دوسرے کی شفاعت کرنا ایک محال امر ہے چہ جائے کہ گنہگار انسان دوسرے خطاکار کی شفاعت کرے اور وہ شفاعت قبول ہو۔

(۲) ہندوؤں۔ آریہ۔ برہمو۔ سکھوں۔ جینیوں۔ وغیرہ وغیرہ کا جواب فقط ایک ہی ہے یعنے جیسی کرنی ویسی بھرنی اور اِس جواب سے فقط دل کو مایوسی حاصل ہوتی ہے اور خلاصی

اور بہشت معدوم اور خدا رد ہو۔

بائبل میں مذکور ہو کہ جو انسان سے نہ ہو سکا خدا سے ہوا کہ اُس نے اپنے بیٹے کو جہان میں بھیجا کہ گناہ کا کفارہ اور فدیہ دیوے اور بیٹے نے پاک انسانیت کو اختیار کر کے اُس بھاری کام کو سر انجام دیا جو کسی اور مخلوق سے نہ ہو سکتا تھا کہ اپنی موت سے خدا اور انسان میں صلح کروائے اب جو کوئی خدا کی اِس تجویز کو قبول کرتا اور ایمان سے بیٹے کے ساتھ پیوند ہو جاتا ہو اور نتیجتاً بیٹے کی زندگی حاصل کر کے روح پاک سے متحرک ہو کر زندگی بسر کرتا ہو جسمانی مزاج آدمی نہیں رہتا بلکہ روحانی انسان ہو جاتا ہو اُس کی مخلصی اور نجات اور اُس کا بہشت یہاں ہی شروع ہو جاتا ہو اور وہ خداوند یسوع کا چھوٹا بھائی بن کر خدا کے فرزندوں میں داخل ہوتا و اُس پر روح القدس کی مہر لگ جاتی ہو اور وہ ابدالآباد محفوظ رہتا ہو۔ اِس تجویز سے خدا کے عدل کا تقاضا خداوند یسوع نے اپنی موت سے تکمیل تک پہنچایا اور خدا راست اور پاک ٹھہرا اور اُس کی رحمت خداوند یسوع کے وسیلہ اُن پر نازل ہوتی ہو جو اُس کے ساتھ پیوند ہو جاتے ہیں اِس طرح خدا کی تمام صفات کامل اور بے خم رہتی ہیں۔ اِس تجویز کے سوا اور کوئی طریق نجات نظر نہیں آتا اور ہمارا اِس پر توکل ہو جو چاہے اعمال حسنہ پر فخر کرے اور گنہگار انسان کی شفاعت اور سفارش پر بھروسہ رکھے۔ جو چاہے تناسخ کو مانے اور جو چاہے خدا کی صفات کا لحاظ نہ کرے اور خصوصاً اُس کی عدالت کو نظر انداز کر کے اُس کی رحمت پر تکیہ کرے مگر ہم تو خدا کے بیٹے کی موت پر بھروسہ رکھکر روح سے زندگی بسر کرنا نجات سمجھتے ہیں مگر لوگ اِس پر اعتراض پیش کرتے ہیں۔

(۱) کیا خدا جو کامل رحم والا خدا ہو گنہگار کو بغیر خداوند یسوع کی موت و کفارہ کے معاف کر کے بہشت میں نہیں لے سکتا؟

جواب۔ مطلق نہیں۔ خدا کی کوئی صفت شکست یا خم نہیں کھاتی وہ کامل صفات والا خدا ہو اُس میں کوئی نقص نہیں یہ محال مطلق ہو کہ خدا اپنی عدالت و صدق و قدوسی کو شکست اور خم دیوے اور رحمت کو اجرا۔

(۲) بھلا اگر یہ محال مطلق ہو کہ خدا اپنی کسی صفت کو شکست یا خم دیوے تو کیا بہتر نہ ہوتا کہ کوئی نیک انسان کوئی مہا تما رشی گنہگاروں کے عوض دُکھ سہتا اور مارا جاتا اور نہ خداوند یسوع جو خدا کا اکلوتا بیٹا کہتے ہو؟

جواب۔ یہ بھی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنے خدا۔ آدم سے لیکر قیامت تک ایک بھی انسان نظر نہ آویگا جو بے گناہ اور بے نقص پایا جاوے سب نے حکم عدولی کی ہو کسی نے کم کسی نے زیادہ سب خدا کے قہر و غضب کے تحت ہیں۔ سب شفاعت کے محتاج ہیں چہ جائے کہ کوئی اُن میں سے کسی دوسرے کی شفاعت کرے۔

(۳) اگر یہ حال ہو کہ ایک بھی کامل نیک نہیں تو کیا بہتر نہ ہوتا کہ خدا کسی نئے انسان کو جو آدم کی نسل سے نہ ہوتا برپا کر کے اِس اشد بھاری اور ضروری مطلب کے سر انجام کے لئے مقرر کرتا اور وہ دُکھ پاتا اور مارا جاتا اور خدا کا بیٹا نہ مرتا؟

جواب۔ یہ بھی ممکن نہیں۔ کیونکہ ایسا نیا انسان جو آدم کی نسل سے نہ ہوتا اگر فرض کر لیا جاوے کہ گناہ سے مبترہ اور پاک اور بے نقص رہتا اور کامل نیک ہوتا جیسا کہ خود آدم تھا پیشتر اُس کے کہ اُس نے حکم عدولی کی تو نتیجہ صرف یہ نکلیگا کہ ایسا انسان کہ وہ فقط انسان ہی ہو کامل نیکی اور کامل فرمانبرداری کا ذمہ وار اور جواب دہ ہو اُس کی کامل نیکی اور کامل فرمانبرداری اُس ہی کے کام آتی اور بس کیونکہ خدا انسان سے کامل نیکی اور کامل فرمانبرداری طلب کرتا ہو۔

(۴) ہمارا دل قبول نہیں کرتا کہ خدا کا بیٹا دُکھ پاوے اور مارا جاوے۔ کیا خدا کسی فرشتہ کو کہ فرشتہ تو گناہ سے پاک ہو دنیا میں بھیجکر اِس اہم کام کو سر انجام نہیں دے سکتا تھا؟

جواب۔ یہ بھی محال مطلق ہو۔ کیونکہ فرشتہ اگرچہ بے گناہ تو ہو اور نتیجتاً خدا کی خوشی اور آرام میں شریک ہو کہ اُس نے حکم عدول نہیں کیا مگر پھر بھی مخلوق اور بندہ ہو اور کامل نیکی اور کامل فرمانبرداری کا ذمہ وار اور جوابدہ ہو اور خدا اُس سے بھی کامل نیکی اور کامل فرمانبرداری طلب کرتا ہو اُس کی اطاعت اُس ہی کے لئے بس و کافی ہو چہ جائے کہ دوسرے کی شفاعت و وکالت کرے۔ علاوہ اِس کے فرشتہ کی اصل و نسل اور ہو اور گنہگار انسان کی جو شفاعت کا محتاج ہو اور ہو۔ فرشتہ مخلوق ہو اور نتیجتاً محدود اور نجات کا کام غیر محدود لہٰذا محدود و غیر محدود کام کو کیونکر پورا کرے۔

غور طلب

مخفی نہ رہے کہ شفیع کا انسان ہونا اشد ضروری ہو کہ وہ گنہگاروں کا بھائی اور اُن کے خون اور گوشت میں اور اُن کی اصل و نسل میں شریک ہو تاہم اُس کو گناہ کا تجربہ نہ ہو وہ گناہ سے خالی ہو۔

چونکہ نجات کا کام۔ شفاعت کی مہم یہ ہو لہٰذا کوئی کامل نیکی والا انسان اور مخلوق یہ نہیں اور نتیجتاً اِس کام کو سر انجام نہیں دے سکتا پس اشد ضروری ٹھہرا کہ وہ جو یہ ہو یعنے خدا کا کلمہ اور خدا کا بیٹا مجسم ہو یعنے خدا انسان بنکر اِس کام کو پورا کرے اور ایسا ہی ہوا یعنے خدا کے بیٹے نے کامل اور پاک انسانیت کو اختیار کیا اور عمانوایل کہلایا (خدا ہمارے ساتھ) اور اُس کا نام یسوع مسیح رکھا ہوا اور گنہگاروں کے بدلے دُکھ پا گیا مارا گیا۔ تیسرے دن جی اٹھا کہ موت میں اختیار نہ تھا کہ زندگی کے مالک کو اپنے قبضہ میں رکھے اور خدا نے اُس کو سرفراز کیا اور اپنے

دہنے ہاتھ پر بٹھایا اور اُس کو ایسا نام اور عزت بخشی کہ ہر ایک کیا آسمان پر کیا زمین پر یا زمین کے نیچے یسوع کے نام پر گھٹنہ ٹیکے اور ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع خداوند ہے تاکہ خدا باپ کا جلال ظاہر کرے۔ گناہ خلقت میں ایک ایسی بری شے ہے کہ خدا اُس کی کبھی ہرگز ہرگز برداشت نہیں کر سکتا اور علاج اُس کا اور دفع کرنا اُس کا فقط خدا کے بیٹے سے ہوا۔ خدا مجسم ہوا اور گنہگاروں کے بدلے کفارہ اور فدیہ میں مصلوب ہوا۔ اے گنہگار کیا تو پھر بھی سنگ دل رہے گا تیرا خون تیری گردن پر خدا نے جو ہو سکتا تھا کیا اگر تو ہلاک ہو جاوے تو تیرا ہی قصور ہے تو دوزخ میں بھی پکار پکار کر کہیگا کہ خدا اپنی تمام صفات میں کامل اور خوب ہے ۔

مراسلات

گناہ اور گنہگاری

مجھے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلمان مولوی دوست سے ذیل کی گفتگو کرنے کا موقعہ ہوا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اِس کا ذکر کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا اور جو گناہ کی حقیقت اور اُس کے معیار کی نسبت مسیحی اور غیر مسیحی تعلیم سکھاتی ہے۔ اُس کے فرق کو ظاہر کرے گا اور خاص کر اِس سے یہہ بات ثابت ہوگی کہ مسلمانوں کا اندازہ گناہ کی اصلیت کے بارے میں اور شخصی گناہوں کے پہچاننے اور اقرار کرنے میں یہودیوں سے بہت ملتا جلتا ہے۔

مسلمانؔ - آپ آج اِس وقت چرچ کو کس مطلب سے جاتے ہیں۔

مسیحیؔ - ہمارے کلیسیا کی سالانہ کانفرنس ہے اور دعا کی مجلسیں ہو رہی ہیں۔ اُن میں شامل ہونے کے لئے میں جا رہا ہوں۔

مسلمانؔ - آپ کی دعائیں کیسی ہوتی ہیں اور اُن میں آپ کیا ذکر کرتے ہیں۔

مسیحی - ہماری دعاہیں ہم اپنے اُس وقت کے دل کے جذبات کے مطابق ہر اُس بات کا ذکر کرتے ہیں جو ہم سمجھتے ہیں کہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنی چاہیئے مثلاً خدا کی برکتوں اور مہربانیوں کا شکریہ۔ اُس کی حمد اور تعریف۔ ہدایت اور روح القدس کی تائید کے لئے التجا۔ اپنی گنہگاری کا اقرار اور مسیح کے نام میں گناہوں کی معافی۔ اور اور باتوں کا ذکر جو دعا کے وقت دل میں سب سے سربرآوردہ ہوں۔ اور یہہ دعائیں ایک مقرر امام کے سوا جماعت میں ہر شخص کو کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ جو مسیحی دیکھے کہ وہ کسی خاص یا عام دعا کیلئے اپنے دل میں بلاہٹ معلوم کرتا ہے وہ اُس دعا میں جماعت کا پیشرو یا امام ہو سکتا ہے

مسلمانؔ - کیا مسیح کے کفارے پر ایمان لانے کے بعد بھی آپ کو اپنے گناہوں کا اقرار کرنا اور اُن کے واسطے معافی مانگنے کی ضرورت پڑتی ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے۔

مسیحیؔ - ہاں مسیح پر ایمان لانے کے بعد بھی اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ مسیحی مذہب کے متعلق ایک ضروری بات یاد رکھنے کے قابل یہہ ہے کہ دوسرے مذہبوں کی طرح اس مذہب میں محض عیسائی والدین کے گھر میں پیدا ہونے اور کسی مذہبی رسوم کی پیروی کر لینے سے آدمی عیسائی نہیں ہو جاتا۔ بلکہ مسیحی ہونے کے لئے ہر شخص کو۔ اُس شخص کو بھی جو عیسائی والدین کے گھر میں پیدا ہوا ہو۔ ایک وقت پیش آتا ہے جب اُسے شخصی طور پر اپنے دل میں اِس امر کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے کہ آیا میں اپنے تئیں گنہگار سمجھ کر مسیح کی نجات کی ضرورت رکھتا ہوں اور کیا میں مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرونگا یا نہیں۔ مسیح کی نجات کا ایمان گہرے باطنی تجربہ کا ایمان ہے محض خدا کی ہستی کو مان لینے اور سزا اور جزا کے قائل ہو جانے پر کفایت کرنے کی طرح ایک سطحی اور بالائی امر نہیں (یہودیوں کی قوم مغضوب ہونے کی وجہ یہہ نہیں ہوئی کہ وہ ایک واحد خدا کو نہیں مانتے تھے یا سزا اور جزا کے قایل نہیں تھے۔ نہیں وہ اِن دونو باتوں کو مانتے تھے اور اُن کی ساری الہامی کتابیں الٰہی تعلیموں سے بھری ہیں لیکن اُن کے مغضوب ہونے کی وجہ یہہ ہوئی کہ انہوں نے اپنی گنہگاری کو نہ پہچان کر اُس ازلی مقرر کردہ طریق نجات کو قبول نہ کیا اور مسیح میں پیوند ہونے کی ضرورت نہ سمجھی بعد اِس ایمان کے مسیحی میں ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے جس کو کنورشن کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اِس کنورشن کے بعد بھی پرانی عادات اور طبیعت جس کو انجیل میں آدم عتیق کے نام سے تعبیر کیا ہے وقتاً فوقتاً آدم جدید یعنے نئی تبدیل شدہ طبیعت کے ساتھ مقابلہ کرتی رہتی ہے اور مسیحی کے گرنے کا موجب ہوتی ہے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ اگر اِس زندگی میں کسی مسیحی کے لئے کامل ایمان حاصل ہونا ممکن ہوتا تو جو کنورشن سے پہلے اُس کی زندگی تھی اُس کا اور آئندہ گناہوں کا اُس پر اثر نہ ہوتا لیکن چونکہ ہمارے موجودہ حالات میں ایسا کامل ایمان نہیں ہو سکتا اِس لئے ہر ایک مسیحی کامل زندگی کے معیار سے کم و بیش نیچے رہتا ہے۔

مسلمانؔ - مسیح کی نجات پر ایمان لانے اور اُس کی ضرورت کو ماننے کے لئے پہلے ہر ایک شخص کو گنہگار ٹھہرانا ضروری ہے لیکن جو شخص گنہگار نہیں ہیں اُن کے واسطے مسیح کی نجات کی کیا ضرورت ہے۔

مسیحیؔ - ہم یہہ مانتے ہیں کہ ہر شخص گنہگار ہے اور جو شخص ٹھیک نگاہ سے اپنی زندگی پر نظر کرے وہ آسانی سے اِس امر کو معلوم کر سکتا ہے۔

مسلمانؔ - آپ اِس بات کو مانیں تو پڑی

ہائیں لیکن فی الواقع ایسا نظر نہیں آتا۔

'مسیحی' ۔ نہ صرف ہم مانتے ہیں بلکہ مشاہدہ بھی اِس بات کی تائید کرتا ہی اگر مشاہدہ میں ایسا پایا نہ جاتا تو ہمارا اعتقاد ایک بودا اور کچّا اعتقاد ہوتا۔

'مسلمان' ۔ کیا مشاہدہ میں آپ دیکھتے ہیں کہ ہر ایک آدمی گنہگار ہی۔

'مسیحی' ۔ ہاں مشاہدہ ہمیں یہی بتلاتا ہی۔ پہلے تو جہاں تک میں نے اپنی زندگی پر غور کی ہی میں نے دیکھا ہی کہ میرے نیک سے نیک کام میں بھی کچھ مادہ بدی کا پایا جاتا ہی اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں مجھ سے کوئی گناہ صادر نہ ہو۔ بلکہ میں یہہ بھی یقیناً جانتا ہوں کہ اگر مجھے زیادہ بینائی دیجائے تو میں ہر گذشتہ ہر ساعت میں اپنے گناہوں کو دیکھ سکوں۔ یہہ تو میرا اپنا حال ہی۔ دوسروں کے حالات کا بھی جب میں نے مقابلہ کیا ہی اور اُن سے پوچھا ہی تو یہی نتیجہ نکلا ہی بلکہ میں نے دیکھا ہی کہ جس قدر کسی شخص کو خدا کا قرب زیادہ اور زیادہ حاصل ہوا ہی اُتنا ہی وہ اپنے گناہوں کو زیادہ اور زیادہ واضح طور پر دیکھنے لگا ہی اور اُسی قدر اُس نے اپنے زیادہ گنہگار ہونے کا اقرار کیا ہی۔

'مسلمان' ۔ تو کیا پھر کوئی آدمی بیگناہ نہیں ؟ ۔

'مسیحی' ۔ نہیں۔ کوئی ایسا نہیں۔ ہاں ایسے آدمی آپ کو ملیں گے جنہوں نے مثلاً علاً کوئی خون نہ کیا ہو۔ یا کوئی قانون کی گرفت کے قابل چوری نہ کی ہو۔ یا فعل میں زنانہ کیا ہو لیکن صرف یہی وہ معیار نیکی کا نہیں جو پاک اور بے عیب خدا ہم سے طلب کرتا ہی اور جو معیار مسیح کے ذریعے اُس نے ہم پر ظاہر کیا ہی۔ اگر کوئی ایسا آدمی اپنے تئیں خدا کے نزدیک بے گناہ ٹھہرائے (جیسا کہ یہودی اپنے گناہ کی معیار کے مطابق اپنے تئیں قرار دیتے تھے۔) تو اُس کے واسطے وہی جواب ہوگا جو مسیح نے اُس یہودی کو دیا جس نے اُس کے پاس آکر بیان کیا کہ میں نے کبھی خون نہیں کیا۔ کبھی زنا نہیں کیا۔ کبھی چوری نہیں کی وغیرہ۔ مسیح نے اُسے جواب دیا کہ ایک چیز کی تجھے ضرورت ہی۔ اور وہ چیز وہ ساری فرمانبرداری اِس ایک حکم میں شامل ہی کہ "تو خداوند اپنے خدا کو اپنی ساری روح اور اپنے سارے دل اور اپنی ساری طاقت سے پیار کر۔ اور اپنے پڑوسی کو اپنے برابر۔ اگر اِس معیار سے اندازہ کیا جا کر کوئی شخص بے گناہ اور کامل نکلے تو وہ خدا کے نزدیک بے گناہ کہلا سکتا ہی۔ لیکن کوئی محض آدمی میں نے اِس معیار تک پہنچتے نہ کبھی دیکھا اور نہ سنا ہی کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ ایسا کوئی بشر ہو۔

'مسلمان' ۔ ہاں میں ایسے کامل آدمیوں کو جانتا ہوں اور بتلا سکتا ہوں جو خدا کو اپنی ساری روح اور سارے دل اور ساری طاقت سے پیار کرتے ہیں اور اپنے ہمسائے کو اپنے برابر۔

'مسیحی' ۔ (تعجب سے ہنسکر) ۔ ہاں آپ نے ایسے آدمی دیکھے ہونگے جن کی نسبت آپ نے ایسا خیال کیا لیکن اگر آپ کوئی ایسا آدمی مجھے دکھا سکتے ہیں تو پیشتر اِس کے کہ آپ اُسے پیش کریں میں چاہتا ہوں کہ پہلے آپ خود اُس کی نسبت اِس امر کا پورا یقین پیدا کریں اور اُس کے واسطے ایک آسان طریق ہی کہ وہی آدمی جس کو آپ خدا کے اِس مطلوب معیار سے بیگناہ سمجھتے ہیں خود اُسی سے پوچھیں کہ آیا آپ اِس معیار تک پہنچے ہیں؟ اور دیکھیں کہ وہ خود اپنی نسبت کیا رائے دیتا ہی۔

'مسلمان' ۔ لیکن ہمیں اُس سے پوچھنے کی ضرورت ہی کیا ہی ۔ ہم خود اُس کے حالات کو دیکھ سکتے ہیں۔

'مسیحی' ۔ اُس سے خود دریافت کرنے کی دو وجہیں ہیں ایک تو یہہ کہ ہم اُس کے صرف ظاہری افعال کو اور اُن میں سے بھی چند ایک کو دیکھ سکتے ہیں اور اُس کے اندرونی خیالات سے واقف نہیں۔ دوسرے یہہ کہ جتنا کوئی شخص راستبازی کی زندگی گذارتا ہی اُسی قدر بہتر طور پر وہ خدائی پاکیزگی کے مطلوبہ معیار کو سمجھ سکتا ہی۔ اِس لئے اُس نیک آدمی کی زندگی کا اندازہ کرنے کے لئے جس کو آپ بے گناہ سمجھتے ہیں اُس معیار سے جانچنا زیادہ صحیح ہوگا جو اُس کے اپنے دل میں ہی اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر ایسے آدمی سے آپ یہہ سوال کریں گے کہ آپ اِس معیار تک پہنچے ہیں ۔ تو اگر وہ واقعی نیک اور خدا رسیدہ آدمی ہی وہ بڑے زور سے اِس بات کا انکار کریگا اور کہیگا کہ میں ہرگز اِس معیار میں پورا نہیں نکلتا۔ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ ایسا کہیگا ! ۔

'مسلمان' ۔ ہاں وہ تو ایسا کہیگا۔

'مسیحی' ۔ پھر یا تو وہ واقعی اِس معیار تک نہیں پہنچا یا جھوٹھ کہتا ہی۔

'مسلمان' ۔ نہیں وہ اِس معیار تک پہنچتا تو ہی لیکن کسر نفسی کے سبب انکار کرتا ہی۔

'مسیحی' ۔ نہیں میرے بھائی۔ وہ نیک آدمی جو اِس معیار تک پہنچنے سے انکار کرتا ہی کسر نفسی کے خیال سے ایسا نہیں کہیگا بلکہ اگر وہ واقعی روحانی تجربہ کا آدمی ہی تو وہ اپنے روزمرہ کے تجربوں سے مثالیں دیکر آپ کو بتلائیگا کہ میں نے فلاں فلاں وقت فلاں فلاں بات میں اپنے خدا کو سارے دل اور ساری روح اور ساری طاقت سے پیار نہیں کیا۔

'مسلمان' ۔ کیا مسیح سے کبھی ایسا سوال نہیں کیا گیا اور اُس نے بھی ایسا انکار نہیں کیا۔

'مسیحی' ۔ نہیں مسیح نے اپنے بے گناہ

ہونے سے کبھی اِنکار نہیں کیا بلکہ اقرار کیا اور کہا کہ کون تم میں ایسا ہی جو مجھ پر کوئی گناہ ثابت کرے گا۔ اور اِسی پر کفایت نہیں کی بلکہ یہہ بھی کہا کہ میں ہی راستی ہوں۔ میں ہی راہ ہوں اور میں ہی روشنی ہوں۔ مسیح کے مخالفوں نے بھی آج تک کوئی مسیح کے چال چلن پر عیب نہیں لگا سکا۔

مُسلمان۔ کیا مسیح نے ایک شخص کو یہہ نہیں کہا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہی! ۔ نیک تو صرف خدا ہی۔

مسیحی۔ ہاں یہہ تو مسیح نے کہا ہی لیکن اِس میں یہہ تو نہیں کہا کہ میں نیک نہیں ہوں۔

مُسلمان۔ پھر اُس کا اور کیا مطلب تھا؟

مسیحی۔ مسیح کا مطلب یہہ تھا کہ اُنہی یہودیوں کے سامنے مسیح بار بار اپنی الوہیت کے دعوے پیش کرتا رہا لیکن یہودی کہتے کہ یہہ کفر ہی۔ اب جب اُنہیں میں سے ایک نے آکر اُسے نیک کہا تو مسیح نے یہہ موقعہ پایا کہ اُسے ایک قدم اور آگے بڑھاکر اپنی الوہیت پر بھی قائل کرے اور یوں کہا کہ نیک تو صرف خدا ہی اِس لئے اگر تو واقعی مجھ کو اُسی طرح نیک جانتا ہی جیسا خدا ہی تو میری الوہیت کو کیوں نہیں مانتا۔

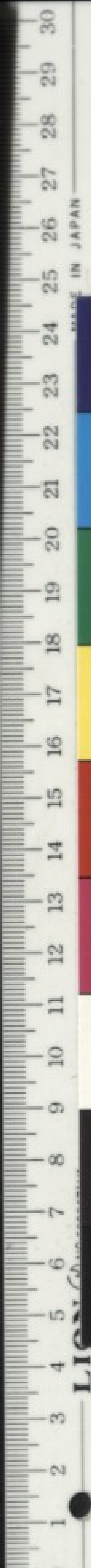
مُسلمان۔ یہہ تفسیر اِس آیت کی آپنے عجیب کی ہی لیکن کیا انجیل میں کوئی ایسی آیت دکھا سکیں گے جس سے پایا جاتا ہو کہ مسیح نے الوہیت کا دعوےٰ کیا۔

مسیحی۔ اِس آیت کے یہہ معنے گو آپ نے پہلے نہ سوچے ہوں یا نہ سنے ہوں کسی محاورہ یا کسی لفظ کے معنے کے برخلاف نہیں اور اُن آیتوں کیلئے جو مسیح کی الوہیت پر دلالت کرتی ہیں آپ کو بیسیوں ملیں گی۔ [دیکھو متی ۲۸/۱۸، ۱۲/۸، ۱۱/۲۷، ۲۹/۲۰، ۲۶/۶۳-۶۴) مرقس ۲/۱۰، یوحنا ۱/۱-۱۸، ۳/۱۸-۱۹، ۵/۱۷-۲۳، ۵/۲۰، عبرانیوں ۱/۲-۳-۸-۹-۱۰-۱۲، ۱ قرنتیوں ۲/۸، ۲ قرنتیوں ۵/۱۰، کلسیوں ۱/۱۵-۱۶، ۱/۲، ۲ تمطاؤس ۴/۱]

سراج الدین اسلم لاہور

انجیل شریف کی عمدہ تعلیم

خدا محبت ہی خدا کی محبت جو ہم میں ہی اِس طرح سے ظاہر ہوئی ہی کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا تاکہ ہم اُس کے سبب سے زندگی پاویں محبت اس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت رکھی بلکہ اس میں ہی کہ اُس نے ہم سے محبت رکھی اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہووے بھائیو جب کہ خدا نے ہم سے ایسی محبت رکھی تو لازم ہی کہ ہم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھیں کسی نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں تو ہم میں خدا ضرور رہتا ہی اور اُس کی محبت ہم میں کامل ہی پھر جیسے انجیل میں خدا کی پاکیزگی کا بیان ہی ویسی ہی اس میں وہ تعلیم پائی جاتی ہی جس سے سب ماننے والے اُس کے مانند پاک ہوجاتے ہیں اور خدا باپ کی محبت کے لائق ہوجاتے ہیں یعنی جن کاموں سے خدا خوش ہوتا ہی اُس کی بجاآوری ہمیں سکھاتی ہی اور جن سے اُس کو نفرت ہی اُس نے ہم کو بھی نفرت دلائی ہی اب ہم اُن باتوں کا مفصل بیان کرتے ہیں جو خداوند ہم سے چاہتا ہی اور انجیل بھی مطابق مرضی الٰہی ہمیں تعلیم دیتی ہی اور نیز اُن باتوں کا ذکر جن سے نفرت کرنا چاہیئے اوّل یہہ کہ ہم کس طرح مبارک ہو سکتے ہیں متی رسول کی انجیل ۵ باب سے ۱۱ آیت تک مبارک وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں کی ہی مبارک وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وے تسلی پاویں گے مبارک وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہونگے مبارک وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہونگے مبارک وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ اُن پر رحم کیا جاوے گا مبارک وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھینگے مبارک وہ جو صلح کرانے والے ہیں کیونکہ وہ خدا کے فرزند کہلاویں گے مبارک وہ جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں کی ہی مبارک ہو تم جب میرے واسطے تمہیں لعن طعن کریں اور ستاویں اور ہر طرح کی بُری باتیں جھوٹھ سے تمہارے حق میں کہیں دوم تو خون نہ کرنا متی کا ۵ باب ۲۱ سے ۲۴ آیت تک تم سُن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ خون مت کر اور جو کوئی خون کرے عدالت میں سزا کے لائق ہوگا پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ کوئی اپنے بھائی پر بے سبب غصہ ہو عدالت میں سزا کے قابل ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا مجلس میں سزا کے لائق ہوگا اگر تو قربان گاہ میں اپنی نذر لیجاوے اور وہاں تجھے یاد آوے کہ تیرا بھائی تجھ سے کچھ مخالفت رکھتا ہی تو وہاں اپنی نذر قربان گاہ میں چھوڑ کر چلا جا پہلے اپنے بھائی سے میل کر تب آکر اپنی نذر گذران سوم زنا نہ کرنا متی کا ۵ باب ۲۷ آیت سے ۳۲ تک تم سُن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ تو زنا نہ کر پھر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے اپنے دل میں اُس کے ساتھ زنا کر چکا اگر تیری دہنی آنکھ تیری ٹھوکر کا باعث ہووے اُسے نکال ڈال اور پھینک دے کیونکہ تیری آنکھوں میں ایک کا نہ رہنا تیرے لئے اِس سے بہتر ہی کہ تیرا سارا بدن جہنم میں ڈالا جاوے اگر تیرا دہنا ہاتھ تیرے لئے ٹھوکر کا باعث ہو تو اُس کو کاٹ ڈال اور پھینک دے کیونکہ تیرے ایک ہاتھ کا نہ رہنا اِس سے بہتر ہی کہ تیرا سارا بدن جہنم میں ڈالا جائے یہہ بھی لکھا گیا جو کوئی اپنی جورو کو چھوڑ دے اور طلاق نامہ لکھ دے پر میں تمہیں کہتا ہوں جو کوئی اپنی جورو کو سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے تو اُس سے زنا کرواتا ہی اور جو کوئی اُس



عورت سے جو چھوڑدی گئی بیاہ کرے زنا کرتا ہی پھر لکھا ہی کہ حرامکاری سے بچ رہنے کو ہر مرد اپنی جورو اور ہر عورت اپنے خصم رکھے خصم جورو کا حق جیسا چاہئے ادا کرے۔ اور ویسے ہی جورو خصم کا۔ چہارم قسم نکھانا متی کی انجیل ۵ باب ۳۳ آیت سے ۳۷ تک تم سُن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ تو جھوٹی قسم نکھانا بلکہ اپنی قسمیں خداکے لئے پوری کر پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ ہرگز قسم نکھانا نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہی۔ نہ زمین کی کیونکہ وہ اُس کے پاؤں کی چوکی ہی۔ نہ یروشلم کی کہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہی نہ اپنے سر کی کیونکہ تو ایک بال کو بھی سفید یا کالا نہیں کرسکتا۔ پر تمہاری گفتگو میں ہاں کی ہاں اور نہیں کی نہیں ہو پھر خط یعقوب ۵: ۱۲ میں لکھا ہی پہلے اے بھائیو قسم نکھاؤ نہ آسمان کی نہ زمین کی نہ کوئی اور قسم بلکہ ہاں کی ہاں اور نہیں کی نہیں ہو کہ تم سزا کے لائق نہ ٹھہرو۔

راقم۔ سلطان احمد ہیڈماسٹر مشن اسکول قائمگنج ضلع فرخ آباد

واقعات و آرا

مسیحی اخبارات

مسیحی خدا کے فضل سے جس طرح تعداد میں ترقی کر رہے ہیں۔ ویسے ہر بات میں اُن کی ترقی کا قدم آگے ہی کا ہی سو اِس وقت اردو کے پانچ مشہور مسیحی اخبار ہندوستان میں ہیں۔ جن میں سے تین صرف پنجاب میں ہیں۔ پنجاب کے مسیحیوں کا اِس پر فخر کرنا بجا ہی۔

(۱) کوکب ہند اور مخزن مسیحی کا عدم وجود پنجاب کے واسطے برابر ہی۔ پنجابی مسیحی رومن اردو کے منشری علم سے چنداں اُنس نہیں رکھتے۔ اور نہ اُن کو خواہش سے منگوا کر پڑھتے ہیں۔

(۲) کشف الحقایق یہہ ہمارے معزز عزیز مسیحی مولانا حسام الدین صاحب کی محنتوں کا نتیجہ ہی۔ اپنی حالت میں اچھا پرچہ ہی۔ مگر اُس کے مضامین پنجاب کے مذاق کے مطابق نہیں۔ اور نہ ایسے دلچسپ ہوتے ہیں۔ کہ ہماری توجہ کو اپنی طرف کھینچ سکیں۔ غالباً یہہ اِس لئے ہو کہ ایڈیٹر صاحب (خدا اُن کو شفا دے) دائم المریض رہتے ہیں۔ خدا اُن کو اِس نیک کام کی جزائے خیر دے۔

(۳) نور افشاں } جسے خوبی خدا بخشے کہو محتاج کس شے کا
بآب رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را

(۴) مسیحی۔ شکر خدا کا کہ انگریزی نمونہ پر ہمارے نوجوان مسیحیوں نے یہہ پرچہ جاری کیا۔ جس کا ہر نمبر روحانی زندگی۔ روحانی تجربات۔ روحانی مذاق روحانی کام سے پُر ہوتا ہی۔ اِس کے مضامین واقعی ہماری روحانی کمیوں کو پورا کر رہے ہیں۔ خدا اس کو قائم رکھے۔ اُس کو بڑھاوے۔ اُس کے ذریعے بہت روحیں روحانی زندگی کے مالک کے قدموں میں آجاویں۔ گذشتہ ہفتہ جو اعتراض کسی صاحب نے مسیحی پر نور افشاں میں کیا۔ اُس سے مجھے بھی اتفاق ہی۔

(۵) کرسچن ایڈووکیٹ۔ یہہ آر۔ پی مشن کا تحفہ ہی۔ یہہ بھی کسی نہ کسی ضرورت کے پورا کرنے کو شائع ہوا ہی۔ قابل شکریہ کام ہی۔ جتنے مسیحی اخبار ہوں تھوڑے ہیں۔ لیکن اخبار کے مضامین اور اشتہارات سے ہنوز پتہ نہیں لگا۔ کہ اِس نے کس خدمت کا بیڑا اٹھایا ہی ۱۲ صفحہ کا تو اخبار۔ اُس میں بھی دو صفحہ اشتہارات۔ اشتہار بھی کیسے رفاہ عام چیزوں کے۔ میمیکر کا شرمنہ۔ اُس کی صداقت کا کیا ثبوت ہی۔ میں بھی سرمہ والے کے پاس ہی رہتا ہوں۔ اگر یہہ روپیہ کمانے کا ڈھنگ نہیں تو کونسی مسیحی خدمت ہی پھر اور لو۔ ایک صفحہ تندری بیماریوں کی ادویات کی فہرست۔ کیا یہہ کرسچن نام کے واسطے شرم کی بات نہیں۔ کیا کبھی کرسچن ایڈووکیٹ شراب خوری اور حرامکاری کے خلاف آرٹیکل لکھ سکتا ہی۔ اِن اشتہاروں کے لئے ناظرین آپ کو قیمت دیں گے۔ کیا کبھی نور افشاں مسیحی۔ کشف الحقایق میں بھی آپ نے ایسے اشتہارات دیکھے۔ ایڈووکیٹ صاحب ہوش کرو۔ کرسچن اور پادری اور مشن کے نام کی لاج رکھو۔

شاید آپ میری اِس تحریر سے ناراض ہونگے۔ مگر میں نے صرف مسیحی غیرت اور مسیحی محبت سے لکھا ہی۔ کیونکہ مسیحی نام کے شایاں یہہ اشتہارات نہیں۔ اگر آپ میرے دوست نہ ہوتے تو غالباً میں اتنا لکھنے کی جرأت نہ کرتا۔ کل ایک چرچ آف انگلینڈ کا پادری اور ایک اسسٹنٹ سرجن میری بیمار پرسی کو آئے تھے۔ آپ کا اخبار میرے پاس پڑا تھا۔ اُنہوں نے اشتہارات دیکھکر بڑی حیرت ظاہر کی۔ اور فرمایا کہ کیا مسیحی دین کی ترقی کے یہہ وسائل ہیں۔ ایسی گندی اور فضول باتیں ایسے اخبار میں کہ جس کا نام کرسچن ہی۔ جیسا گورنمنٹ انگریزی کے نام پر فوجی کنجرخانے اور شراب کی سوداگری کا دھبہ ہی۔ ویسے ہی یہہ اشتہار کرسچن پاک نام کے ساتھ۔ اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کے اخبار کی تاثیر کہاں تک ہی۔

خدا آپ کو ہدایت کرے +　　　راقم

دوست آں باشد کہ او معایب دوست
ہمچو آئینہ رو برو گوید
نہ کہ چوں شانہ با ہزار زباں
پس سر رفتہ مو بمو گوید

راؤ بہادر کانتی چندر مکرجی سی۔ آئی۔ ای

ہم ہفتہ گذشتہ کے پرچہ میں وزیر اعظم و چیف

ممبرکونسل چھپورکے لائبل کیس کی نسبت ذکر کرچکے ہیں لیکن ہنوز وہ دور معلوم ہوتی ہے۔ اِس مقدمہ کا فیصلہ ۵ تاریخ کو کچھ بھی نہیں ہوا تاریخ ۲۲ مقرر کی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مقدمہ رنگ پکڑتا جاتا ہے بس رجپوتانہ میں اس کے فیصلے کی کوئی امید نہیں ہے۔ الہٰ آباد ہائی کورٹ کو منتقل کیا جائیگا۔ اہالیان بنگال بابو کانتی چندر کے خلاف معلوم ہوتے ہیں وجہ اِس کی یہہ بیان کیجاتی ہے کہ بابو صاحب موصوف جب تک ریاست میں رہے بنگالیوں کو نظر حقارت سے دیکھتے رہے۔ یہہ مقدمہ اگر ٹھیک طور پر فیصل ہوا تو ہند کی تاریخ میں قابل یادگار رہیگا۔

(نامہ نگار)

مسیحی نام

وہ بھی تو مسیحی تھے۔ کہ مسیحی نام کے ساتھ صلیب ہر وقت اُٹھائے پھرتے تھے۔ آج وہ بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ اُن کو نہ صرف مسیحی نام سے بلکہ مسیح کے نام سے شرم آنے لگی۔ بلکہ وہ خداوند کے نام کی جس کے آگے ہر ایک گھٹنہ ٹیکے گا بے عزتی کا باعث ہوتے ہیں۔ کرسچن ایڈووکیٹ سے معلوم ہوا کہ صابر مسیح نے اپنا نام آر عیسی رکھا ہے۔ میں اِس نوٹ کا لکھنے والا رحمت مسیح واعظ ہوں میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ کیوں صابر مسیح صاحب جب آپ مسیحی ہوئے تھے۔ تو کس نے یہہ نام آپ کو دیا تھا۔ آپ نے کس شوق اور محبت سے یہہ پاک نام اپنے اوپر لیا تھا۔ اور کس اُلفت اور دینداری سے آپ نے اپنے صاحبزادے کا نام رحمت مسیح رکھا تھا۔ آپ کس شوق اور محبت سے مسیحی فقیر ہو گئے۔ ہائے ہائے یہہ سب کچھ کرکے آپ نے تین بھاری قصور کئے +

اوّل۔ آپ نے خداوند کے بزرگ اور پاک نام مسیح کو عیسی سے جو کہ ایک لا یعنی لفظ ہے۔ بدل دیا۔ ہائے آپ کو ذرا غیرت نہ آئی۔

دوئم۔ آپ نے بپتسمہ کے مبارک نام صابر مسیح کو ایک بے معنی نام آر عیسی سے بدل دیا۔

سوئم۔ آپ نے پادری۔ مسیحی فقیر۔ برادر ہو کر بھائیوں کو اور اپنی اولاد کو بُرا نمونہ دکھایا۔

گستاخی معاف۔ کیا آپ یونیٹیرین فرقہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ کیا آپ اِسی کو آزادگی سمجھتے ہیں جس کی بابت آپ کرسچن ایڈووکیٹ میں مضامین لکھتے ہیں پیارے صابر ”آزادگی کو بدی کا پردہ نہ بناؤ۔ مگر نیکی سے بدی پر غالب آؤ“ اور خداوند کے پاک نام کی عزت کرو۔ والسلام۔

(راقم۔ واعظ)

کوٹ گڈھ ضلع شملہ

اگرچہ چار پانچ دفعہ وقت بوقت پیشتر بھی اس علاقہ میں برف باری ہو چکی ہے مگر مورخہ ۱۲ و ۱۳ فروری سن حال کو خوب ہی برف پڑی ایسا کہ کوٹگڈھ میں تین فٹ اور نارکنڈا اور دیگر اونچے اونچے پہاڑوں پر ۵۔ ۵ یا ۶۔ ۶ فٹ برف پڑی جس سے آئندہ فصل کی امید خاطر خواہ ہو گئی ہے اور قحط کا اندیشہ نہیں رہا جس کے لئے خدا کا نہایت شکر ہے۔

برف باری کے ایّام میں ایک وقت میلنا گاؤں میں عجیب واقعہ ہوا کہ گاؤں سے باہر بوقت شام ایک لڑکا بعمر ۶ برس گائے بیلوں کو پانی پلانے لیگیا زیادہ سردی کے باعث وہ وہاں اینٹھ گیا اور پھر واپس نہ آسکا برف پڑتی رہی اور وہ برف کے نیچے دب گیا اور رات بھر دبا رہا۔ علی الصباح اُسکے والدین ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہاں آنکلے ایک نے برف کا ڈھیر دیکھکر لٹھی سے چھیڑا تو اُس میں وہ لڑکا مُردہ سا پایا فوراً نکال کر گاؤں میں لائے اور اُس کو ایک گوبر کے ڈھیر میں دبا دیا گوبر کی گرمی پاکر وہ زندہ ہوا۔ اب صحیح و سالم چلتا پھرتا ہے۔ دیکھو خدا کی قدرت

گاؤں دھرالا میں بوقت رات ایک لوکڑبگا (چیتا) ایک مکان کے پتھر کی چھت اکھاڑ کر بکریوں بھیڑوں کے جھنڈ میں جا گھسا اور قریباً ۲۵ کا خون پی اُسی راستے موچھوں پر تاؤ دیتا ہوا رفو چکر ہوا۔ اب مالکِ مکان بندوق لیکر بمعہ بال بچوں کے حیران ہے کہ کہیں چھت اکھاڑ کر ہمارا بھی خون نہ پی جاوے

(راقم۔ جسونت سنگھ از کوٹ گڈھ)

انڈین کرسچن ایسوسی ایشن اجمیر

ہمارے ناظرین پر یہہ راز بخوبی روشن ہے کہ اضلاع رجپوتانہ ہند کا ایک ایسا وحشی صوبہ ہے کہ جہاں لوگوں کو انجمنوں و ایسوسی ایشنس کے ساتھ مطلق اُنس نہیں۔ کیا ایسے مقام میں انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کا قائم ہونا داخل معجزہ نہیں! اِس ایسوسی ایشن کا جلسہ مورخہ ۱۳ ماہ رواں کو فراہم ہوا تھا اُس کی کامیابی کی اِس سے بڑھکے اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ آپ کا وقائع نگار ہر جلسہ میں حاضر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ممبران ایسوسی ایشن نے اِس وقت اِس بات پر زور دیا تھا کہ وقائع نگار نورافشاں کو ایسوسی ایشن کی جانب سے خاص کارسپانڈنٹ مقرر کرنا چاہئے۔ اِس وقت کے جلسہ میں ایک چِٹھی پڑھی گئی جو کہ کنور رہنام سنگھ صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ کی جانب سے آئی تھی جس میں یہہ مرقوم تھا کہ ہم لوگ بھی اپنی قیصر ہند کی مبارکبادی کا تار بھیجیں وغیرہ اِس مبارکبادی کے جلسہ کی انڈین کرسچین ایسوسی ایشن ابھی سے تیاریاں کر رہی ہے مِس۔ ایس۔ پی۔ جی۔ کے بزرگ پادری تارا چند صاحب جو دریا دلی سے اپنا تن۔ من۔ دھن صرف کر رہے ہیں وہ آپ

سے لکھنے کے قابل ہے۔ (نامہ نگار)

انڈین پریس کی اندوہناک حالت پر ایک لیکچر

مورخہ ۵ ماہ رواں کو ''ینگ مینس لٹریری کلب'' اجمیر میں ایک دلچسپ لیکچر مسٹر نیاز احمد۔ بی۔ اے نے جس خوش بیانی سے دیا اور جس کی نیک یا عمدہ تاثیر سے حاضرین کو جیسا کچھ فائدہ پہنچا ہے اُس کے لئے اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ حاضرین میں سے بہتوں نے اخبارات کی طرف رجوع ہونے کے لئے مُصمم ارادہ کر لیا ہے۔ لیکچرار نے اپنے لیکچر میں اس بات پر بہت زور دیا کہ جب تک ہم انڈین پریس کے ساتھ ہمدردی نہ کریں گے اور کافی مدد نہ دینگے اُس وقت تک ہم اہل یورپ کے مقابلہ میں ہرگز ہرگز کھڑے نہ ہو سکیں گے۔ بوجہ طوالت کے ہم آپ کا لیکچر درج کرنے سے خیر باد کہتے ہیں لیکن ایک بات چلتے چلاتے کہے دیتے ہیں وہ یہہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اہل یورپ جہاں روحانی طور پر تثلیث (یعنی تین خدا) کو مانتے ہیں وہاں دوسری جانب دنیاوی تین خدا کو بھی مانتے ہیں اور وہ یہہ ہیں۔ اوّل روزانہ اخبارات۔ دوم ڈاکٹر۔ سوم لیڈی یعنی بغیر ان تین کے دنیاوی کاروبار میں ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے ہیں۔ واقعی اہل ہند کو ''انڈین نیشنل کانگریس'' سے اس وقت تک کچھ فائدہ نہ ہوگا جب تک پریس کی قدر نہ کریں گے۔ ہمیں امید واثق ہے کہ نادہندگان ناظرین اخبار ہذا کا دل پگھلیگا۔ اور قیمت بقایا جلد ادا کریں گے۔

(نامہ نگار)

سرگذشت لیڈی ڈفرن صاحبہ

کتاب عنوان بالا جس کے مُصنّف مسٹر اے۔ فاربس صاحب ہیڈ ماسٹر میتھوڈسٹ مشن سکول اجمیر میں ہماری میز پر پڑی ہے کتاب میں واقعی وہ خوبی رکھی گئی ہے جیسے تانبا کے لئے کیمیا مشہور ہے اسی طرح یہہ کتاب بھی مستورات و لیڈیز کے واسطے دینداری و خوش مزاجی کا سبق سکھلانے والی ہے۔ اس کی قیمت صرف ۹ ر معہ ڈاک محصول مقرر ہے۔ شائقین کو کتاب مذکورہ پتہ ذیل پر درخواست کرنے سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ لالہ راج بہادر صاحب نورمل سکول اجمیر یہہ کتاب نور افشاں کے ناظرین کو صرف ۷ ر میں لالہ صاحب موصوف نے دینے کا مصمم ارادہ کیا ہے مگر درخواست بہ تصدیق مشنری یا ہیڈ ماسٹر ہونی چاہئے۔ ہم اسوقت اپنے معزز ناظرین سے دست بستہ ملتجی ہیں کہ آپ اس عمدہ موقع کو ہرگز ہرگز نہ کھووینگے۔

(نامہ نگار)

کوٹ گڈھ مشن

یہاں کے مشنری جناب ایچ۔ ایف بیوٹل صاحب جنہوں نے اپنی زندگی انجیلی خدمت کے لئے وقف کر رکھی ہے اور برابر ۲۶ برس اپنے سب خویش و اقربا سے جُدا ہو کر اس ملک میں اسی خدمت پر مصروف رہے اور کچھ عرصہ تک امرتسر مشن میں بھی کارکن تھے۔ زیادہ عرصہ کلارک آباد میں مشن کے کام میں صرف کیا۔ سب کو معلوم ہوگا کہ جو رونق و آبادی کلارک آباد میں کی گئی وہ اپنی صاحب کی کوششوں و جانفشانیوں کا نتیجہ ہے۔ بعد ازاں وہ ۱۸۸۹ء میں کوٹ گڈھ مشن کے مشنری ان چارج مقرر ہوئے۔ وہ حاکمانہ نہیں پر مہربان ماں باپ کی طرح ہر دل عزیز ہو کر بھی جماعت کی خدمت میں بدل و جان مشغول رہے۔ ۶ برس خدمت کرنے کے بعد ۱۸۹۵ء میں عہدہ ڈیکن و پریسٹ حاصل کیا۔ من بعد ایک سال کی فرلو پر معہ اپنی میم صاحبہ کے اپنی زاد بوم ملک جرمنی کو تشریف لیگئے۔ اُن کی غیر حاضری میں مسٹر جسونت سنگھ کیٹی کسٹ مشن کے سب کام کو سرانجام دیتے رہے۔ خدا کا شکر کہ بعد ایک سال کے بفضل خدا بسلامت کوٹ گڈھ میں رونق افروز ہوئے۔ اُن کی تشریف آوری کے دن جماعت کے سب لوگ استقبال کے لئے حاضر تھے۔ اُن کے لئے ایک پھاٹک بھی لگایا گیا جو کہ خوب پھول پتیوں سے آراستہ و برف باری سے سفید ہو رہا تھا۔ پھاٹک کے ایک طرف ویلکم Welcome اور دوسری طرف خوبصورتی کے ساتھ یہہ عمدہ آیت لکھی تھی کہ ''دیکھ میں دروازے پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز سُنے اور دروازہ کھولے میں اُس پاس اندر آؤں گا اور اُس کے ساتھ کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ کھائیگا۔'' مشن احاطہ میں پہنچتے ہی اُن کی سلامی کی گئی۔ اُس وقت دیسی باجوں کے ساتھ غزل و بھجن گائے گئے۔ پادری صاحب اور اُن کی میم صاحبہ بڑی محبت و اُنس سے بھائیوں و بہنوں سے گلے لگ لگ کر ملے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بچھڑے ہوئے والدین مدت بعد اپنے بچوں سے آملے ہیں۔ اُسوقت بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ بعد خداوند کا شکر کر کے جماعت کی طرف سے اُنکو کھانا دیا گیا۔ ایک ہفتہ بعد پادری صاحب کی طرف سے بھی جماعت کو کھانا دیا گیا۔ اُسوقت قسم قسم کی کھیلیں کھیلیں اور اُنکی طرف سے جماعت کے لوگوں کو انعام و اکرام دئے گئے۔ اُسوقت مسٹر جسونت سنگھ نے کلام اللہ کی اسی آیت پر کہ ''میرا کھانا یہہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی بجالاؤں اور اُسکا کام پورا کروں'' (یوحنا ۴: ۳۴)۔ اور پادری صاحب نے اس آیت پر کہ ''خداوند میں ہمیشہ خوش رہو پھر کہتا ہوں خوش رہو'' (فلپی ۴: ۴) خوب عمدہ مؤثر نصیحتیں کیں۔ بعد سامعین خوشی و خرمی حاصل کر کے اپنے اپنے گھر سدھارے۔ مورخہ ۳۱ جنوری سن رواں کو اتوار کی صبح کی بندگی میں چھ متلاشی جو ایک سال سے بپتسمہ کے لئے تیار ہو رہے تھے پادری صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ پا کر کلیسیا میں شریک کئے گئے جن کے لئے ناظرین سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ وہ اپنے ایمان پر قائم رہ کر مسیح کے وفادار سپاہی بنے رہیں۔ آمین ثم آمین۔

راقم۔ نامہ نگار از کوٹ گڈھ

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن فروری ۱۸- مقام کنیا میں یونانی سفارتگاہ پر پھر جھنڈا اُونچا کیا گیا لیکن طاقتہائے یورپ کے زور دینے سے نیچا کیا گیا-

لارڈ سالسبری نے طاقتہائے یورپ کی اِس تجویز کو کہ مقام پیریس کا محاصرہ کیا جاوے نامنظور کیا ہے- یہہ تجویز شاہ ولیم نے پیش کی تھی-

جنرل توفیق پاشا ترکی فوجی کمانڈر مقام کریٹ میں مقرر ہوا ہے-

لندن فروری ۱۷- غیر ممالک کے کمانڈروں متعینہ کریٹ نے یونانی کاموڈور کو ایک الٹیمیٹم بھیجا ہے جس میں اُنہوں نے کہا ہے کہ وہ کریٹ کے گرداگرد کے سمندر سے چلا جاوے- کوئی جواب اب تک نہیں بھیجا ہے-

لندن فروری ۱۸- روم کی طرف سے ۲ جنگی جہاز اور دس تارپیدو کشتیاں دفعتاً بھیجنے والا ہے اور اُس کے بعد ایک اور دستہ بحری فوج بھیجا جاویگا-

بیان کیا جاتا ہے کہ طاقتہائے یورپ میں سے اکثر متفق ہو گئی ہیں کہ پیریس کا محاصرہ کیا جاوے-

بمبئی فروری ۱۸- کل ۱۱۴ واردات اور ۱۰۸ اموات کی رپورٹ ہوئی-

کراچی فروری ۱۷- ۱۶ تاریخ کے دوپہر تک ۴۰ واردات اور ۲۸ اموات وقوع میں آئیں-

لندن فروری ۱۷- شہر لنکا شائر میں ایک ہزار کپڑے بننے کی کلیں ہندوستان کے قحط اور وبا کے باعث بند ہو گئی ہیں- مالکان کارخانجات تنخواہوں کی کمی کرنے پر گفتگو کر رہے ہیں-

برلن فروری ۱۹- جرمنی کے اخبارات گریٹ برٹن کے مقام پیریس کے محاصرہ کرنے کی تجویز کے انکار کرنے کے باعث بڑے غصّے ہو رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اِس سے یورپ کے امن میں خلل پڑیگا-

لندن فروری ۲۰- لارڈ سالسبری نے تمام طاقتوں کو مطلع کیا ہے کہ یونان کے برخلاف کچھ بھی کرنے کے پیشتر میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کریٹ کی آئندہ عملداری کی نسبت اوروں کی کیا رائے ہے- لارڈ صاحب موصوف سفارش کرتے ہیں کہ ساموس کی طرح کریٹ میں خود مختار سلطنت ہونی چاہئے- اٹلی لارڈ سالسبری کی رائے سے اتفاق ظاہر کرتی ہے-

لندن فروری ۲۰- یونانی فوج نے کریٹ میں حملہ کرنے کا رخ اختیار کیا ہے- اور وکولک کا قلعہ تسخیر کر لیا ہے اور ۵۰۰ ترک گرفتار کر لئے ہیں-

ایک برٹش جنگی جہاز نے دو یونانی جہازوں کو کریٹ کے شمالی ساحل پر گولہ بارود اور رسد پہنچانے سے روکا ہے-

لندن فروری ۲۰- گریٹ برٹن اِس بات کی جستجو میں ہے کہ کس طریقے سے یونان کو مجبور کیا جاوے کہ وہ کریٹ کو چھوڑ دیں بغیر اِس بات کے کہ اُس پر ناجائز زبردستی کیجاوے- اُن کا خیال ہے کہ یونان نے اپنے اوپر ایک ایسا کام لے لیا ہے جس کے برداشت کرنے کے وہ لائق نہیں ہے + جرمنی کریٹ کی آئندہ حکومت کی نسبت خط و کتابت کرنے سے انکار کرتی ہے مگر ان دو شرطوں پر (اوّل) کہ یونان کے ساتھ کوئی الحاق نہ ہوگا- (دوم) کہ یونان کریٹ کو خالی کر دیوے +

لندن فروری ۲۱- صرف آسٹریا نے قیصر ولیم کی تجویز کو پیریس کے محاصرہ کے بارے میں منظور کیا ہے +

برلن اور وائنا کے روم کے سفیروں نے بیان کیا ہے کہ ترکی افواج تھسلی میں کوچ کر گئی ہیں جس بات پھر روس کہتا ہے کہ وہ دخل نہ دے گا-

فرانس اور اٹلی انگلستان کے فیصلے سے جو اُس نے پیریس کے محاصرہ کی نسبت دیا ہے اتفاق کرتے ہیں-

لندن فروری ۲۲- البینیا میں بڑی ہل چل ہو رہی ہے جہاں ترکی اور یونانی فوجیں سرحد پر جمع ہو رہی ہیں-

لندن فروری ۲۲- طاقتہائے نے کل باغیوں کے کیمپ متعینہ کنیا پر بم کے گولے چلائے اسواسطے کہ باغیوں نے لگاتار گولیاں چلانا بند نہ کیا جب کہ وہ منع کئے گئے تھے- ستر بم کے گولے چلائے گئے جس پر یونان کا جھنڈا نیچا کیا گیا-

ایک برٹش جنگی جہاز نے کنیا کے باغیوں پر پہلے بم کا گولا مارا- گولہ اندازی ۲۵ منٹ تک جاری رہی باغی بھاگ نکلے-

لندن فروری ۲۳- سیلیناس اور کنڈانو کے کریٹی لوگوں نے برٹش- اٹلی اور روسی سپاہیوں پر بندوقیں چلائیں جو بیچ بچاؤ کے واسطے آ رہے تھے سیلیناس میں دونوں فریقوں نے اپنے اپنے قیدی قتل کر دئے-

پیرس میں رپورٹ ہوئی ہے کہ طاقتہائے متفق ہو گئے ہیں کہ کریٹ کو پیریس کا محاصرہ کرنے کے بغیر خود مختاری دیجاوے +

شہر اجمیر کے بنگالی- "اخبار دارالسلطنت کلکتہ" پر لائیبل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں- وجہ یہہ ہے کہ اخبار مذکور نے اہالیان بنگال کو زن صفت اور دشنام دہی سے یاد کیا ہے +

مَضَامِینِ مُفِیدُ الْمُبتَدِئِین

تیرے حضور میں خوشیوں سے سیری ہے

زبور ۱۶ : ۱۱

خوش نصیب وہی لڑکے ہیں جو اپنے بادشاہ خداوند مسیح کی حضوری میں رہتے ہیں اور اپنی زندگی کے ہر ایک کام کو خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے اُس ہی سے مشورہ کرتے ہیں یعنے دعا میں لگے رہتے ہیں اور اپنی ساری ضرورت کو اُس سے بیان کرتے ہیں اور ہر ایک کام اُس ہی کی صلاح سے کرتے ہیں اور یوں امتحان سے اور اُس کی خفگی سے بچتے ہیں اور فتحیاب ہوتے ہیں دنیا اور شیطان پر کیونکہ نہ صرف اُس کی (خدا) حضوری میں خوشیوں کی سیری ہے پر خداوند کی خوشی اُس کے پیار کرنے اور مشورہ کرنے والوں کے لئے صرف خوشی نہیں بلکہ قوت بھی ہے۔ مجھ کو یقین ہے کہ ذیل کے قصہ سے ہر ایک کی سمجھ میں یہہ بات کہ بادشاہ کی حضوری میں خوشیوں کی سیری اور قوت یعنے دلاوری ہے خوب آویگی۔

ذکر ہے کہ کسی بادشاہ کا ایک افسر تھا جو اپنے شاہ کو بہت ہی پیار کرتا تھا ہر روز اُس کے دربار میں واسطے مشورہ کے آتا اور اپنا ہر ایک کام خواہ وہ مشکل یا آسان ہو اپنے شاہ سے بیان کرتا اور عمدہ صلاح اور پُشتی دلجمعی حاصل کرکے اُس کی حضوری سے جاتا اور اپنے کاروبار میں مشغول ہوتا اور کامیاب بھی ہوتا یوں اُس کی بہادری زیادہ بڑھتی گئی اور مزاج میں بڑا استقلال پیدا ہوتا گیا غرض اُس کا ہر ایک کام شاہ کی مرضی کے موافق ہوتا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ وہ اپنے دستور کے موافق شاہ کی حضوری میں کسی کارِ مہم کے بارے میں مشورت کرنے کے لئے حاضر ہوا اتفاق سے ایک بچھو بھی کسی نہ کسی طرح سے اُس کی قمیض میں گھس گیا تھا جس وقت وہ بادشاہ کے ساتھ بات چیت کرنے میں مصروف ہو رہا تھا اُس ہی وقت اُس کژدم نے بھی اپنے نشتر کو تیز کیا اور اپنے کام میں مشغول ہوا اور اپنے زہریلے نیش سے اُس افسر کے شانوں کے درمیان ڈنگ مارنا شروع کیا اور حد سے زیادہ ایذا پہنچاتا رہا یہاں تک کہ جب تک اُس کژدم نے اپنے نیش کا کل زہر نہ نکال لیا ڈنگ مارنے سے باز نہ آیا۔

پر واہ رے بہادری اور دلاوری اُس افسر کی اُس نے نہایت برداشت اور صبر کے ساتھ اُس کے نیش کی برداشت کی گو کہ اُس کو اُس کے زہریلے نیش کی وجہ سے حد درجہ کی تکلیف اور پریشانی تھی پر اُف نہ کیا اور نہ بادشاہ کے ساتھ گفتگو کرنے میں رکا اور نہ اپنے چہرہ پر کسی طرح کی بے آرامی کے آثار کو آنے دیا پر بڑے ہی استقلال کے ساتھ پُرحکمت اور دانائی سے کُل کارِ مہم کے بارے میں مشورہ کیا جب سب کام تمام کر چکا اور ہر ایک پس و پیش اور نشیب و فراز کو بخوبی سمجھ گیا تب بادشاہ کے پاس سے رخصت ہوا جب اپنے مکان پر پہنچا تو فوراً اپنے خوابگاہ کے کمرے میں آیا اور اپنے کپڑے اتارے تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کژدم قمیض میں ہے اور اُس ہی نے میرے شانے کے درمیان اتنے زخم کئے ہیں ایسا کہ میں نہایت پریشان ہو کر شاہی دربار سے نکل آیا کیوں اِس بچھو نے مجھ کو اتنا ستایا کہ میں بیچ بادشاہ کی حضوری سے بخوبی محفوظ نہ ہو سکا میرے شاہ کی صحبت تو میری خوشی کا باعث ہے فوراً اُس نے اپنے دشمن کے نیش کو توڑا اور اُس کو مار ڈالا اپنے دشمن پر فتح پاکر بڑی خوشی کے ساتھ یہہ مصرعہ پڑھا کہ فضلِ حق سے پس پا کر دوں زور دشمن تو سہی۔ بعد اُس کے اُس نے زخموں پر کچھ دوا لگائی اور بآرام سو رہا اور صبح کو تازہ دم اُٹھا اور معمول کے موافق اپنے کام میں مشغول ہوا۔ اِس کُل ماجرے کی خبر بادشاہ کو پہنچی اِس خبر کے سننے سے شاہ نہایت پریشان اور حیران ہوا افسر کو طلب کیا وہ فوراً حاضر ہوا بادشاہ نے اُس کے بشاش چہرے پر نظر کرکے کہا کہ اے بہادر افسر مجھ کو یہہ بات خوب معلوم ہے کہ ہر انسان کے لئے یہہ ایک حقیقی فرض ہے کہ ہر نوع کی تکلیف کو اپنے جسم سے دور کرنے کی کوشش کرے پھر یہہ کیونکر ہوا کہ کل آپ باوجود اُس دردِ شدید کے جو کہ آپ کو اُس کژدم کی نیش سے پہنچا اپنے سے دور کرنے کی تدبیر کیوں نہ کی بلکہ تمام وقت میرے ساتھ کارِ مہم کے بارے میں مشورہ کیا اور اپنے خیال کو ذرا بھی تکلیف کی زیادتی کی وجہ سے درہم برہم نہ ہونے دیا۔ بہادر افسر نے جواب دیا کہ اے بادشاہ سلامت میں ایسا شخص نہیں ہوں کہ زہریلے کژدم کی نیش کے درد سے اپنے بادشاہ اور مالک کے ساتھ گفتگو کرنے میں رُک جاتا اور آپ کو آزردہ خاطر کرتا اگر آج آپ کی حضوری میں کارِ مہم کی صلاح کرنے میں اِس ادنیٰ سے کژدم کے نیش کی برداشت نہ کر سکتا تو کل میدانِ جنگ میں دشمن کی خونخوار شمشیر کے زخم کی کیونکر برداشت کر سکونگا۔ افسر کے اِس معقول اور دلاورانہ جواب کو شاہ سُن کر نہایت خوش ہوا اور اُس کا مرتبہ زیادہ کیا اور خلعت سے اُس کو آراستہ کیا اور سونے کا طوق اُس کے گلے میں ڈالا۔ جو غالب ہوتا ہے سو سب چیزوں کا وارث ہوگا۔ مکاشفات ۲۱ : ۷ ✦

غور طلب

اے جوان تو اپنی جوانی میں خوش ہو اور اپنی بلوغت کے دنوں میں اپنا جی بہلا اور اپنے دل کی راہوں میں اور اپنی آنکھوں کی منظوری میں چل۔ پر جان رکھ کہ اِن ساری باتوں کے لئے خدا تجھ کو عدالت میں لاویگا۔

ہی حق شناسی کر کر ہماری طرف سے وکالت کریں گے لیکن یہہ ضرور یاد رہے کہ جب آنجناب کا نام و نشان بھی باقی نہ رہیگا مشنریوں کا کام اِس ملک کے لئے مفید سمجھا جائیگا -

اب ہم اپنے ناظرین کو سوامی ووِیکانند کی تعلیم کا لب لباب بھی بتا دیتے ہیں جو بوقت استفسار مدراس میل کے اڈیٹر کو بتائی گئی تھی - وہو ہذا -

The great thing is to have faith in oneself even before faith in God.

خدا پر بھروسہ رکھنے سے بھی بڑھکر یہہ بات ہی کہ انسان اپنے اوپر بھروسہ رکھے - جو لوگ مسیحی مذہب سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہہ نالائق تعلیم مسیحی مذہب کی روشنی کے آسمان کے مقابلہ میں تاریکی کے پاتال کے مانند ہی - اِس مذہب میں (Egotism) ایگوٹزم بھرا ہوا ہی - مسیحی مذہب میں فروتنی ہی - سوامی (Egotism) سے بھرا ہوا ہی اور لفظ میں بڑے حروف سے لکھتا ہی - اور یہی اِس کی ہلاکت کا باعث ہوگا کیونکہ ہلاکت سے پہلے غرور پیدا ہوتا ہی - سچے خدا کی تعلیم یہہ ہی - میں اونچے مکان پر رہتا ہوں اور فروتن آدمی کے دل میں یسعیاہ ۵۷ : ۱۵ - مسیحی مذہب اِس خودی کے مذہب کے بالکل برخلاف ہی چنانچہ اِس موقعہ کے مطابق ہمیں ایک انگریزی گیت یاد آیا جس کا ترجمہ پیش کرتے ہیں -

میرے پاس کچھ نہیں ہی - میرا بھروسہ صرف صلیب پر ہی - کپڑا مانگنے کو برہنہ میں تیرے پاس آتا ہوں - تیرے فضل پر بیکسوں کی نظر لگی ہوئی ہی - میں گناہ آلودہ چشمہ کی طرف دوڑا آرہا ہوں اے منجی مجھے دھو ورنہ میں ہلاک ہو جاؤنگا - اِس سیدھے سادھے بچّے کے جیسے ایمان نے تمام دنیوی مذاہب پر فتح پائی - اور یہہ انیسویں صدی کا خود پرستی کا مذہب خدا پرستی کے مذہب کے مقابلہ میں حقیقت ہونیکا دعویٰ نہیں کر سکتا +

سرکاری خبریں

گورنمنٹ عالیہ ہند نے صیغہ خزانہ و تجارت میں مندرجہ ذیل احکام جاری فرمائے ہیں کہ :-

(۱) ریمٹینس ٹرینسفر رسیت یعنے رسیدات انتقال زر ہر خزانہ سے ہر شخص کو واسطے ترسیل زر خزانچی فنڈ امداد قحط زدگان ہند کی صدر کمیٹی - یا کمیٹی صوبہ کے نام کلکتہ پر یا صوبہ کے صدر خزانہ پر مفت عطا ہو سکتی ہیں -

(۲) ریمٹینس ٹرینسفر رسیت یعنے رسیدات انتقال زر ہر صوبہ کے صدر خزانہ سے بنام پراونشل یا صدر کمیٹی ہائے فنڈ مذکور صوبہ کے ہر خزانہ - یا کسی دیگر صوبہ کے خزانہ صدر پر صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل یا صاحب کمپٹرولر کے خاص احکام کے بموجب مفت عطا ہو سکتی ہیں -

کمیٹی ہائے مذکورہ کو چاہئے کہ صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل یا صاحب کمپٹرولر کو اِس قسم کی رسیدات انتقال زر کے لئے اپنی ضروریات کی بابت اِس قدر زیادہ پہلے اطلاع جس قدر کہ ممکن ہو دیکر درخواست کریں اور صاحبان موصوف اِن درخواستوں کو منظور فرمائیں گے بشرطیکہ ایسا کرنے سے زیادہ ہرج واقع نہ ہو - ۱۸ فروری ۱۸۹۷ء

مندرجہ ذیل پیغام تار برقی اُن حاجیوں کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہی - جن کا ارادہ مصر کے راہ سے حج کو جانے یا وہاں سے واپس آنے کا ہو -

"حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے دبیر کبیر جناب وزیر ہند نے گورنمنٹ عالیہ ہند کو اِس مضمون کا پیغام تار برقی بھیجا ہی کہ حجاز میں مرض طاعون نمودار ہوا تو حاجیوں کو مصر میں داخل ہونے کی اجازت نہوگی"

پنڈت جانکی پرشاد
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ عالیہ پنجاب وغیرہ

---

٣ ضرورت ٤

ہمیں ایک مسیحی دیندار عورت کی - جو کہ ڈیگر مڈل پاس شدہ ہو اور اپر پرائمری کی کلاسوں کو - اردو - گورمکھی - اور ہندی بخوبی پڑھا سکتی ہو - ہیڈ ماسٹری کے لئے ضرورت ہی تنخواہ ۲۵ روپیہ ماہوار اور مکان مفت ملیگا درخواستیں معہ نقول اسناد کے آنی چاہئیں +

المشتہر
مس سی - ایم - گارڈن سپرنٹنڈنٹ - گرلس سکول لدھیانہ مشن جہلم

اشتہار

احاطہ جنرل سٹور لاہور میں مورخہ ۴ مارچ ۱۸۹۷ء و ایام مابعد کو اسباب مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاویگا اور نیلام ہر روز صبح کے آٹھ بجے شروع ہوا کریگی تمام لاٹ یعنے اسباب خرید کردہ تاریخ فروخت سے اندر میعاد ایک ماہ کے اُٹھائے جانے چاہئیں ورنہ ڈیمرج یعنے ہرجانہ دینا پڑے گا اور بشرح ایک پائی فی من یومیہ کے حساب سے وصول کیا جاویگا -

تفصیل اسباب

اسپات - پرانے مشتمل بر ریل ہال - دھرے شہتیری و دیگر اقسام لوہا پرانا مشتمل بر ریل پیہ - چادری ٹکڑے و دیگر اقسام وغیرہ پیتل پرانا و نیز کمی ایک ٹن ڈبیاں کہنہ وغیرہ وغیرہ

بحکم ایف - کے کناف صاحب بہادر
قائمقام چیف سٹور کیپر - نارتھ ویسٹرن - ریلوے
بمقام لاہور
مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۹۷ء

پادری - اے - ایچ - یونگ صاحب ایڈیٹر - اِن چیف مینیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم واٹلی کے اہتمام سے چھپا